32
99

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مُباحثات

جمعہ - ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۷۵ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوتِ کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُنکے جوابات	۲
۱۹	تحریکِ استحقاق - (حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ اسمبلی میں نہ پیش کرنا) منجانب مس فضیلہ عالیانی	۳
۲۶	موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کی تقرری کا اعلان	۴
۲۷	درخواست رخصت اراکین اسمبلی۔	۵
۲۷	مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ برائے سال ۱۹۷۴-۷۵ء کا پیش کیا جانا۔	۶
	ہنگامی قوانین کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	۷
۲۸	(i) بلوچستان (سروس ٹریبونلز ایکٹ) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ سنہ ۱۹۷۵ء	
۲۹	(ii) اراکین بلوچستان اسمبلی (مشاہرات ومواجبات) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ سنہ ۱۹۷۵ء	
۲۹	بلوچستان (سروس ٹریبونلز ایکٹ) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ سنہ ۱۹۷۵ء کا پیش کیا جانا اور پاس ہونا	۸
۳۶	اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کا پیش کیا جانا اور پاس ہونا۔	۹

جلد دوازدہم شمارہ اوّل

آج کے اجلاس میں مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے شرکت فرمائی

۱۔ آغا عبدالکریم
۲۔ مس فضیلہ عالیانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ مولوی محمد حسن شاہ
۵۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۶۔ میر صابر علی بلوچ
۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ۔
۸۔ مولوی صالح محمد۔
۹۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۰۔ نوابزادہ شیر علی خان نوشیروانی
۱۱۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ

زیر صدارت اسپیکر سردار محمد خان باروزئی۔

صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

قاری عبد المجید عاجز

أعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم ۝ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۝
بل الله فاعبد وكن من الشٰكرين ۝ وما قدروا الله حق قدره ۝ والأرض
جميعا قبضته يوم القيٰمة والسمٰوٰت مطويٰت بيمينه ۝ سبحٰنه وتعٰلى
عما يشركون ۝ ونفخ في الصور فصعق من في السمٰوٰت ومن في الأرض
إلا من شاء الله ۝ ثم نفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون ۝
وأشرقت الأرض بنور ربها ووضع الكتٰب وجايء بالنبيين والشهداء
وقضي بينهم بالحق وهم لا يظلمون ۝ ووفيت كل نفس ما عملت
وهو أعلم بما يفعلون ۝

(پ ۲۴/ ع ۴)

ترجمہ :- بلکہ ہمیشہ اللہ ہی کی عبادت کرنا اور اللہ کا شکر گذار رہنا۔ اور افسوس ہے کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی۔ جیسی عظمت کرنا چاہیئے تھی۔ حالانکہ اس کی وہ شان ہے۔ کہ ساری زمین اسکی مٹھی میں ہوگی۔ قیامت کے دن اور تمام آسمان لپیٹے

ہوں گے اُس کے داہنے ہاتھ میں اور وہ پاک و برتر ہے۔ ان کے شرک سے اور قیامت کے روز صور میں پھونک ماری جائے گی۔ سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے، پھر اس صور میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے۔ اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی اور سب کا نامۂ اعمال ہر ایک کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے، اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا۔ اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔"

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب سوالات ہوں گے۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی اپنا سوال پوچھیں۔

***۹۱۹۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:-** کیا وزیر اعلیٰ بتائیں گے کہ:-

(۱) اس وقت کتنے پنشن یافتہ سرکاری ملازمین کو دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے؟

(۲) ان سرکاری ملازموں میں سے کس کس ملازم کو زیادہ تنخواہ دی جارہی ہے۔ جو اسے پنشن لینے سے پہلے ملتی تھی اور کن وجوہات کی بنا پر ان کو زیادہ تنخواہ دی جارہی ہے۔

وزیر اعلیٰ (جام میر غلام قادر خان):-

(محکمہ ملازمت ہا شعبہ آفیسر (اوّل)

(الف) اس وقت پانچ پنشن یافتہ ملازمین کو حکومت نے دوبارہ ملازمت میں رکھا ہوا ہے -

(ب) ان ملازمین میں سے مندرجہ ذیل کو اس تنخواہ سے زائد تنخواہ دی جا رہی ہے - جو اسے پنشن سے پہلے ملتی تھی -

۱- سیکرٹری ٹو گورنر

۲- سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ضلع پشین

۳- ان آفیسران کو ان کی خصوصی خدمات اور تجربہ کی بنا پر زیادہ تنخواہ دی جا رہی ہے -

(محکمہ ملازمت ہا شعبہ آفیسر (دوئم)

(الف) صرف دو پنشن یافتہ سرکاری ملازمین کو دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے -

(ب) دوبارہ ملازمت میں رکھے گئے پنشن یافتہ سرکاری ملازمین کو وہی تنخواہ دی جا رہی ہے جو کہ پنشن پر جانے سے پیشتر لے رہے تھے - اس میں بعض افراد کے نام رہ گئے ہیں - اگر معزز ممبر چاہیں تو آپ کی اجازت سے وہ بھی میں پیش کر دوں -؟

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی:۔ نہیں! بس ٹھیک ہے۔

وزیراعلیٰ:۔

(محکمہ ملازمت ہائے) شعبہ آفیسر (سوئم)

جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات

(الف) و (ب)۔ جواب نفی میں تصور کیا جائے

محکمہ قانون

(الف) و (ب)۔ جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ تعلیم

(الف) اس وقت صرف تین پنشن یافتہ سرکاری ملازمین کو محکمہ تعلیم میں دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے۔

(۱) محمد عثمان پی ٹی آئی کو عرصہ د سال کے لئے گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی اسکول کوئٹہ میں دوبارہ تعینات کیا گیا ہے۔ اور اب ۲۷ - ۱۱ - ۱۹۷۷ء کو ریٹائر ہوں گے۔

(۲) عبدالحمید جے وی ٹیچر کو دو سال کے لئے گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری اسکول مستونگ میں دوبارہ تعینات کیا گیا ہے اور ۱۲ - ۱۲ - ۱۹۷۵ کو ریٹائر ہوں گے۔

(۳) محمد امین جے ۔ وی ٹیچر مدت دو سال کے لئے گورنمنٹ پائیلٹ سکنڈری اسکول مستونگ میں دوبارہ تعینات ہیں ۔ اور ۱۲ - ۱۲ - ۱۹۷۵ء کو ریٹائر ہوں گے ۔

(ب) اہلکاران مذکورہ کو ان کی سابقہ تنخواہ میں سے پنشن منہا کرکے دی جا رہی ہے ۔ اور پنشن کی رقم انہیں علیحدہ مل رہی ہے ۔ اس طرح ان کی منہا شدہ تنخواہ اور پنشن مل کر اُن کی سابقہ تنخواہ کے برابر ہے ۔ اصل تنخواہ سے زائد رقم کوئی نہیں لیتا ۔

محکمہ خوراک

(الف) جواب نفی میں ہے ۔

(ب) جواب نفی میں ہے ۔

محکمہ داخلہ

(الف) بلوچستان پولیس میں حسبِ ذیل پنشن یافتہ ملازمین کو دوبارہ ملازمت میں رکھا گیا ہے ۔

۱۔ چوہدری عبدالوحید ڈی ۔ ایس ۔ پی ۔

۲۔ میر محمد صادق سب انسپکٹر پولیس ۔

(ب) ان آفیسران کو سابقہ تنخواہ سے زیادہ تنخواہ نہیں دی جارہی ہے۔

محکمہ لوکل گورنمنٹ

(الف) و (ب) کا جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ آبپاشی و برقیات

(الف) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ صنعت و حرفت

(الف) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ زراعت

(الف) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

(ب) جواب نفی میں تصور کیا جائے۔

محکمہ صحت

(الف) جواب نفی میں تصور کیا جائے

(ب) جواب نفی میں تصور کیا جائے ۔

محکمہ مجلس مال

(الف) اب تک صرف تین اہلکار سمیان کمال خان سیلاچی سپرنٹنڈنٹ ۔ عبدالرحمان اسسٹنٹ و غلام یار اکاؤنٹنٹ کو پنشن کے بعد دوبارہ ملازمت میں مفاد عامہ کے تحت لیا گیا ہے ۔ تجربہ کار دفتری اہلکار نہ ملنے کی وجہ سے ان اشخاص کو دوبارہ ایک ایک سال کے لئے ملازمت میں رکھا گیا ہے ۔

(ب) اہلکاران مذکورہ کو ان کی سابقہ تنخواہ میں سے پنشن منہا کر کے دی جا رہی ہے ۔ اور پنشن کی رقم انہیں علیحدہ مل رہی ہے ۔ اس طرح ان کی منہا شدہ تنخواہ اور پنشن مل کر ان کی سابقہ تنخواہ کے برابر ہوتی ہے ۔ اصل تنخواہ سے زائد رقم کوئی نہیں لیتا ۔

مسٹر اسپیکر :۔ اگلا سوال ۔

نمبر ۹۲۵ ۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی :۔

کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سال رواں میں صوبہ بلوچستان میں بارش یا سیلاب سے ضلع وار کتنا نقصان ہوا ہے ؟

(ب) جو نقصان ہوا ہے ۔ اس کے لئے حکومت نے ضلع وار کتنی امداد دی ہے ۔ اور اگر امداد نہیں دی گئی تو اس کا سبب کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔

(الف) نام ضلع		تعداد نقصانات رقوم میں
۱۔	کوئٹہ	۵,۰۰,۰۰۰/- روپے
۲۔	پشین	۸,۰۰,۰۰۰/- 〃
۳۔	لورالائی	۱۸,۲۵,۰۰۰/- 〃
۴۔	ژوب	۲۹,۸۷,۰۰۰/- 〃
۵۔	چاغی	۴۵,۷۸۰/- 〃
۶۔	سبی	۲۸,۴۷,۹۴۸/- 〃
۷۔	نصیر آباد	۶۰,۰۰,۰۰۰/- 〃
۸۔	کوہلو	——/- 〃
۹۔	کچھی	۲۰,۰۰,۰۰۰/- 〃
۱۰۔	قلات	۲۴,۷۷,۱۰۰/- 〃
۱۱۔	خضدار	۱,۱۵,۲۷۰/- 〃
۱۲۔	خاران	۷۱,۴۳,۱۰۰/- 〃
۱۳۔	مکران	۱,۰۰,۰۰۰/- 〃
۱۴۔	لس بیلہ	۳,۵۷,۲۵۰/- 〃
	میزان	۶,۲۴,۳۰,۸۴۸/-

(ب) نام ضلع	تعداد امداد رقوم میں
۱۔ کوئٹہ	۵۰,۰۰۰/- روپے
۲۔ پشین	۵۰,۰۰۰/- "
۳۔ لورالائی	۱,۰۰,۰۰۰/- "
۴۔ ژوب	۱,۰۰,۰۰۰/- "
۵۔ چاغی	۵۰,۰۰۰/- "
۶۔ سبی	۳۰,۰۰۰/- "
۷۔ نصیرآباد	۴,۰۰,۰۰۰/- "
۸۔ کوہلو ایجنسی	۲۰,۰۰۰/- "
۹۔ کچھی	۲,۰۰,۰۰۰/- "
۱۰۔ قلات	۵۰,۰۰۰/- "
۱۱۔ خضدار	۵۰,۰۰۰/- "
۱۲۔ خاران	۵۰,۰۰۰/- "
۱۳۔ مکران	۱,۰۰,۰۰۰/- "
۱۴۔ لسبیلہ	۱,۰۰,۰۰۰/- "
میزان ء	۱۳,۵۰,۰۰۰/- روپے

میر شاہنواز خان شاہلیانی :۔

ضمنی سوال :۔ نصیرآباد میں ۶۰ لاکھ روپے کا نقصان بتایا گیا ہے ۔ کیا اس میں اس زیر کاشت رقبے کا بھی نقصان شامل ہے ۔ جو زیرآب آگیا تھا ۔ یا فقط مکانات اور مویشیوں کا نقصان

بتایا گیا ہے ۔ ؟

وزیر اعلیٰ :۔ اس سال پورے بلوچستان میں جو نقصانات ہوئے ہیں ۔ ہم نے ان کا اندازہ مجموعی طور پر نو (۹) کروڑ روپے لگایا ہے ۔ اور اس کی تفصیلی رپورٹ مرکزی حکومت کو بھیج دی ہے ۔ اور مرکزی حکومت اس کا جائزہ لے رہی ہے ۔ جہاں تک معزز ممبر صاحب نے نصیر آباد کا ذکر کیا ہے ۔ تو عرض ہے کہ یہ ایک ابتدائی رپورٹ ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ نصیر آباد میں ساٹھ ۶۰ لاکھ سے زیادہ ہی کا نقصان ہوا ہوگا ۔ کیونکہ وہاں مویشی ، مکانات اور فصل وغیرہ کو کافی نقصان پہنچا ہے ۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی :۔ ضمنی سوال : ۔ نصیر آباد کو چار لاکھ روپے دیئے گئے ہیں ۔ جب کہ نقصان ساٹھ لاکھ روپے بتایا گیا ہے ۔

وزیر اعلیٰ :۔ میں نے کہا کہ یہ ابتدائی رپورٹ ہے ۔ اور جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں ۔ کہ اگر نقصانات کو دیکھا جائے تو واقعی جیسا کہ معزز رکن نے کہا ہے ۔ ممکن ہے ساٹھ (۶۰) لاکھ سے زیادہ کے نقصانات ہوئے ہوں ۔ لہذا ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں اور پیسہ ملے مرکزی حکومت اس کا جائزہ لے رہی ہے ۔ اور میں چاہتا ہوں کہ بعد میں جو بھی رقم تقسیم ہو وہ میری نگرانی میں تقسیم ہو ۔ تاکہ کوئی بھی مستحق فرد امداد سے محروم نہ رہ جائے ۔

میر شاہنواز خان شاہلیبانی :- ضمنی سوال :- کیا چار لاکھ کی امدادی رقم لوگوں میں تقسیم کی گئی ہے ۔ یا اس میں شگافوں پر خرچ ہونے والی اور مواصلات وغیرہ پر خرچ ہونے والی رقم بھی شامل ہے ۔ ؟

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! جہاں کہیں خرچ کیا گیا ۔ جب ابتدائی طور پر سیلاب آیا تھا ۔ تو گاؤں وغیرہ میں نقصان ہو چکا تھا ۔ اس لئے متاثرہ لوگوں کی ابتدائی طور پر امداد کرنا نہایت ضروری تھا ۔ اور اس سلسلے میں خوراک اور ادویات وغیرہ بھی متاثرہ لوگوں کو دی گئی تھیں ۔ دوسری بات یہ کہ جہاں کہیں بھی شگاف پڑ گئے تھے ابتدائی طور پر ان شگافوں کو بند کرنے کے لئے بھی اس رقم میں سے پیسہ خرچ کیا گیا ہے ۔

میر صابر علی بلوچ :- ضمنی سوال :- جناب والا ! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مکران میں ایک لاکھ روپے کی رقم تقسیم کی گئی ہے ۔ یہ مکران کے کس علاقے میں خرچ کی گئی ہے ۔ ؟

وزیر اعلیٰ :- ضلع مکران میں ایک لاکھ روپے کی رقم بطور امداد دی گئی ہے ۔ جو کہ کوارڈینیشن کمیٹی جو سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی امداد کے لئے بنائی گئی ہے ۔ کے سپرد کر دی گئی ہے ۔ تاکہ مکران میں جتنے بھی علاقے ہیں ۔

مثلاً پسنی گوادر اور اسی طرح دوسرے علاقے جو واقعی سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں - ان کو یہ رقم دی جائے - تو یہ رقم ضلع مکران کے لئے مخصوص کی گئی ہے - اور میں سمجھتا ہوں - کہ اس کمیٹی میں جو عوام کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں انہوں نے اپنے فرائض پورے طور پر سرانجام دیئے ہوں گے -

مسٹر اسپیکر :- آپ کو تو لینے کے دینے پڑ گئے

نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی :- ضمنی سوال، کیا میں پوچھ سکتا ہوں - کہ ضلع ژوب میں کس کس علاقے میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی ہے ؟ اور اس کے نقصان کا اندازہ کیا ہے ؟ برف یا ژالہ باری سے جو لوگوں کے نقصانات ہوئے ہیں - میں جاننا چاہتا ہوں کہ کتنا نقصان ہوا اور کتنا پیسہ کس کس علاقے کو دیا گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ :- میں نے اس بارے میں پوری تفصیل بیان کی ہے - کہ ژوب کے علاقے میں نقصانات کا اندازہ انتیس لاکھ ستاسی ہزار تین سو روپیہ کے قریب لگایا گیا ہے - امداد ایک لاکھ روپے دی گئی ہے - جو کہ ڈپٹی کمشنر اور ضلع کے حکام کو دیدی گئی ہے - اور پھر کوارڈینیشن کمیٹی کے ممبران نے جہاں کہیں بھی مناسب سمجھا کہ کون سے علاقے اس سے متاثر ہوئے ہیں - جن میں بندات کی مرمت کا معاملہ بھی شامل ہے - تو ابتدائی طور پر انہیں امداد دی اور میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن بھی اس کوارڈینیشن کمیٹی

ممبر ہوں گے۔ جیسے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ یہ اُن کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اور انہوں نے اپنے اس فرض کو دیانتداری سے انجام دیا ہوگا۔

مسٹر اسپیکر:۔ اگلا سوال

***۹۲۶۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔**

کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ سال بادِ مخالف سے صوبہ میں شالی کی فصل کو نقصان پہنچا تھا۔

(ب) کیا حکومت کو علم ہے کہ ایسا ہی نقصان صوبہ سندھ میں بھی ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ سندھ نے مالیہ میں پندرہ (۱۵) سے لے کر ۴۵ فیصد تک معافی دی تھی۔

(ج) اگر جزو (الف د ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے۔ کہ بلوچستان گورنمنٹ نے معافی نہیں دی۔ حالانکہ نقصان فصل شالی کو نصیر آباد میں سندھ سے زیادہ ہوا تھا۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو معافی نہ دینے کی وجہ کیا تھی؟

وزیر اعلیٰ:۔

(الف) ہاں یہ حقیقت ہے۔ کہ گذشتہ سال بادِ مخالف سے صوبہ میں فصل شالی

کو نقصان پہنچا تھا۔

(ب) ہاں واقعی یہ حقیقت ہے کہ صوبہ سندھ میں فصل کو نقصان کی وجہ سے مالیہ میں معافی دی گئی تھی۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ حکومت بلوچستان نے عام معافی نہیں دی تھی۔ بلکہ جن اشخاص نے نقصان فصلات کے سلسلہ میں درخواستیں گذاری تھیں ان کو ایس، ڈی، ایم نصیرآباد نے لبعد ملاحظہ موقعہ معافی مالیہ دے دی تھی۔

(د) عام فصلات کو نقصان نہیں ہوا تھا۔ اس لئے عام معافی نہیں دی گئی تھی بلکہ جن اشخاص کی فصلات کو نقصان پہنچا تھا۔ اور انہوں نے معافی مالیہ کے سلسلہ میں درخواستیں گذاری تھیں۔ ان کو مالیہ میں معافی دی گئی تھی۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:۔

جناب والا! میرا ضمنی سوال چونکہ عوام سے تعلق رکھتا ہے۔۔ اس لئے ذرا طوالت پکڑے گا۔ میرے سوال کے حصہ الف اور ب کے جواب میں یہ مانا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال باد مخالف سے صوبہ میں شالی کو نقصان پہنچا تھا۔ اور یہ کہ صوبہ سندھ میں فصل کو نقصان کی وجہ سے مالیہ میں معافی دی گئی ہے۔ جناب والا! جو معافی دی گئی ہے وہ فصلات کی معافی تھی۔ اور یہ معافی وہ ہوتی ہے مثلاً اگر سولہ ایکڑ سے چار ایکڑ خراب ہو جائے تو اس کے لئے درخواست پندرہ اکتوبر تک یعنی فصل خریف کے لئے دی جاتی ہے۔ اور پھر تحصیلدار صاحب اس کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ میرا سوال باد مخالف کے متعلق ہے۔ تو ہمارے ہاں جو باد مخالف چلی تھی وہ ۲۵ ستمبر سے پندرہ اکتوبر کے درمیان چلی تھی۔ اور جب یہ چلی ہے۔

تو معافی کی میعاد پندرہ اکتوبر ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ؟ وہ یہ کہ ایک ماہ کے بعد ہمیں ملا۔ کیا ہم زمینداروں کو روحانی طاقت حاصل تھی کہ ہم اس کے لئے پندرہ تاریخ سے پہلے درخواست دیتے ؟ ازاں سبب جب یہ باد مخالف شمال سے چلی تھی اور پھر نصیر آباد سے سندھ کی طرف آ گئی۔ تو جب اس نے سندھ کو اتنا زیادہ نقصان دیا ہے کہ انہوں نے اس کی معافی دے دی۔ کیا یہ باد مخالف کسی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور کسی کو نہیں کیا اس نے نصیر آباد کو چھوڑا ہوگا یا وہاں کے لوگوں سے ڈر گئی ہوگی۔ جناب جب نقصان ہوتا ہے تو سب کا ایک ساتھ ہوتا ہے۔ سندھ میں باد مخالف چلنے کی وجہ سے نقصان ہوا اور وہاں مالیہ میں معافی دی گئی ہے وہی باد مخالف سندھ سے ہوتی ہوئی آئی اور اس نے ہمارے علاقے کو نقصان پہنچایا۔ ازاں سبب اس درخواست کا کیا نتیجہ ہوتا۔ کیونکہ درخواست کی آخری تاریخ پندرہ اکتوبر تھی۔ جبکہ اس سلسلہ میں رپورٹ بھی دی جا چکی ہے کہ سندھ میں مالیہ کی معافی دے دی گئی ہے۔ یہاں بھی عوام کو بہت نقصان ہوا ہے۔ کیا سبب ہے کہ ہمیں امداد نہیں دی گئی ؟

وزیر اعلیٰ: جناب والا! جہاں تک باد مخالف کا تعلق ہے۔ اور جہاں تک روحانی طاقت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ہم بھی اور دوسرے بھی اس زمرے میں آتے ہیں۔ امداد کے متعلق کہا جا چکا ہے کہ جن لوگوں کو باد مخالف کی وجہ یا دوسری چیزوں سے نقصان پہنچا ہے ان کو امداد دی گئی ہے۔ جس فرد کو نقصان پہنچا ہے۔ وہ اس سلسلے میں درخواست دیتا ہے اسے معافی دی جاتی ہے۔ اگر کسی شخص کا نقصان ہو جاتا ہے اور اس کے پاس ذریعہ آمدنی نہیں ہوتا اور یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ چونکہ فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ اور متعلقہ فرد کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تو اس صورت میں اسے جنرل ریلیف دی جاتی ہے۔ جنرل ریلیف ایسے افراد کو دی جاتی ہے جو واقعی اس نقصان سے دوچار ہوتے ہیں اور امداد کے مستحق ہوتے ہیں۔ ہم پہلے بھی اس معاملہ پہ غور کر رہے ہیں اور بلوچستان کی اقتصادی اور معاشی حالت ہیں جہاں تک اجازت دے گی ہم اپنے بھائیوں کی امداد کریں گے۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی:- جناب والا! جزل ریشیں کی بات ہے تو کہتے ہیں کہ لڑائی کی نشانی زخم ہوتا ہے۔ جناب جب سندھ نے معافی دے دی ہے تو پھر یہاں ایسے کیوں نہیں ہو سکتا؟ آپ منڈیوں میں جا کر پوچھیں کہ وہاں کتنا غلہ پہنچا ہے۔ آپ نے ملاحظہ ہی نہیں فرمایا۔ ہم اور کیا کر سکتے تھے۔ ہم نے درخواستیں دی ہیں۔ جناب اس میں غریبوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ میں تیسری بار یہ بات اس اسمبلی میں کہہ رہا ہوں کہ آپ پوچھیں اور لوگوں کو معافی دے دیں۔ کیونکہ وہ مالیہ ادا نہیں کر سکتے ہیں۔ جام صاحب! لوگ اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

وزیر اعلیٰ:- جناب یہ بات تو آپ کے خزانے سے تعلق رکھتی ہے۔ اگر آپ کے خزانے میں روپے کی گنجائش ہوگی تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم زمینداروں اور عوام کی امداد نہ کر سکیں۔

تحریک استحقاق

(حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عملدرآمد کے بارے میں سالانہ رپورٹ اسمبلی میں نہ پیش کرنا)

مسٹر اسپیکر:- اب ایک تحریک استحقاق مس فضیلہ عالیانی کی طرف سے

ہے۔ وہ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں ۔

Miss Fazila Aliani. I hereby raise the following question involving breach of the privilege of the Assembly:-

The Baluchistan Government has failed to lay before the Assembly the yearly report on the observance and implementation of the principles of Policy as required by Article 29 (3) of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan denying the Assembly its right to know and discuss how far the Principles of Policy have been observed.

Chief Minister. Sir, I oppose................

مسٹر اسپیکر:- ایک منٹ۔ اگر وہ اس پر کوئی مختصر بیان دینا چاہتی ہیں تو پہلے ان کا حق بنتا ہے کہ وہ اس پر اپنا مختصر بیان دیں۔ بی بی اگر آپ اپنی تحریک استحقاق کی admissibility پر کوئی مختصر تقریر کرنا چاہیں تو کرسکتی ہیں ۔

مس فضیلہ عالیانی ۔ جناب والا! اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ہماری بلوچستان گورنمنٹ یعنی ہمارے قائد ایوان اور ان کی کابینہ نے آئین کی خلاف ورزی کی ہے ۔ اور جناب والا! یہ اس آئین کے سامنے جواب دہ ہوں گے ۔ جیسا کہ آرٹیکل نمبر ۲۹ کے کلاز (۱) میں ہے ۔

"The Principles set out in this Chapter shall be known as the Principles of Policy, and it is the responsibility of each

organ and authority of the State, and of each person performing functions on behalf of an organ or authority of the State, to act in accordance with those principles in so far as they relate to the functions of the organ or authority".

Clause 3 of this Article says that —

"In respect of each year, the president in relation to the affairs of the Federation, and the Governor of each Province in relation to the affairs of his province, shall cause to be prepared and laid before the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, a report on the observance and implementation of the principles of policy, and provision shall be made in the rules of Procedure of the National Assembly or, as the case may be, the provincial Assembly, for discussion on such report".

تو جناب والا! چونکہ انہوں نے principles of policy کی کوئی رپورٹ پیش نہیں کی تو اس سے معزز ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ اس پر بحث کی جائے کیونکہ

The Constitution says, I do not say but it is the Constitution which says that according to Article 29 Clause (3) the yearly report should have been presented and discussed in this Assembly.

لیکن جناب والا! سنہ ۱۹۷۲، ۷۳، ۷۴ء ختم ہوئے اور اب سنہ ۱۹۷۵ء ختم ہو رہا ہے لیکن یہ حکومت سالانہ رپورٹ پیش کرنے میں بالکل ناکام رہی۔ میں سمجھتی ہوں کہ

یہ ضروری ہے کہ اس ایوان میں اس پر بحث کی جائے۔ کیونکہ اس صوبے کو پہلے جو دو
چار کروڑ روپے ملتے تھے وہ اب تیئس (۲۳) کروڑ روپے تک مل رہے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم
نہیں اور بلوچستان کے عوام کو یہ معلوم نہیں کہ یہ پیسے کس طرح سے خرچ کئے جا رہے
ہیں۔ اس کو implementation کیا ہیں observance کیا ہیں سالانہ رپورٹ
کیا ہے۔ پورے ایوان پر اس کا فرض ہے۔ اور سب سے پہلے ان کا فرض تھا۔
کہ وہ پوائنٹ آؤٹ کرتے تاکہ اس پر بحث کر لی جاتی۔ جناب والا! کل کے "نعرہ حق" میں
میاں سیف اللہ خان پراچہ صاحب کی تصویر چھپی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ کہتے ہیں۔ کہ
بلوچستان میں پیپلز ورکس پروگرام کے تحت پانچ سو منصوبے مکمل ہو گئے
ہیں۔ تو جناب والا! ضرور ایسی باتوں پر بحث ہو جائے۔ جو principles of
policy اور implementation کے متعلق ہیں۔ لیکن جناب والا!
ایسا نہیں کیا گیا جس سے بلوچستان کے عوام کو معلوم ہوتا۔ کہ پیپلز ورکس پروگرام
کے تحت کون کون سے منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ ان پر کتنا خرچ آئے گا۔ اور
ان کی کیا implementation تھیں۔ تو میں اس لئے ضروری سمجھتی ہوں
کہ آپ اسے admit کریں اس پر مکمل بحث ہو سکے۔ صرف مجھے نہیں
بلکہ پورے بلوچستان کے عوام کو آگاہ کیا جائے کہ وہ پیسہ جو اس صوبے
کو مل رہا ہے۔ اس کے خرچ کا طریقہ کار کیا رہا ہے۔ اور حکومت کس طریقے سے
اس پر عمل کرتی رہی ہے۔ جناب والا! پیپلز ورکس پروگرام کے تحت تو یہ بھی پروگرام
تھا کہ طلباء اور طالبات . . . .

Chief Minister. (Point of order) Sir, may I ask that if the honourable member is making a speach on the privilege motion.

مسٹر اسپیکر۔ مس فیضلہ! آپ relevant رہیں۔

Miss Fazila Aliani. Sir, I am quite relevant.

جناب والا! میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ . . . .

مسٹر اسپیکر۔ آپ کی یہ تحریک استحقاق کس لئے ہے۔ کن پوائنٹس پر admissible ہے۔ جب یہ admit ہو جائے گی۔ تو آپ بعد میں تقریر کر سکتی ہیں۔

مس فضیلہ عالیانی۔ جناب والا! کن پوائنٹس پر ہے۔ میں بتا رہی ہوں ان پوائنٹس پر غور کیا جائے۔ اور اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی منظوری دی جائے۔ تاکہ ایوان میں بحث کی جا سکے۔ کیونکہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت یہ بھی تھا۔ کہ بلوچستان کے طلباء و طالبات اور غریب عوام کے لئے مفت مکان بنائے جائیں گے۔ اور غریب طلباء طالبات کو کام پر لگایا جائے اور وہ روپے جو ان کے مکانات پر خرچ ہوں گے۔ وہ انہیں مہیا کئے جائیں گے۔ اور وہ جو کام کریں گے اس کا اِن کارڈوں پر اندراج ہو گا۔ اس طرح وہ پیسے واپس لے لئے جائیں گے۔ جو ان کے مکانات پر خرچ ہوئے ہوں گے۔

جناب والا! یہاں پر بہت سے لوگ متاثر ہیں۔ جن میں ہماری خواتین بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ اپنی محنت و مشقت سے اس صوبے کی قسمت بدل دیں گے۔ لیکن جناب والا! یہ بتایا جائے کہ ان کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے۔

اور ان کے نئے صوبے میں کیا کام کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں چاہتی ہوں کہ جام صاحب رپورٹ پیش کریں۔ کیونکہ ان کی کابینہ اپنا فرض پورا نہیں کر سکی ہے۔ اور انہوں نے اپنی نا اہلی کا ثبوت دیا ہے اور پوری کابینہ نا اہل رہی ہے۔ انہوں نے اپنی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ابتک یعنی ۱۹۷۵ء تک اس ایوان میں پیش نہیں کی۔ جب کہ وہ ۱۹۷۳ء سے اس صوبے پر حکومت کرتے چلے آ رہے ہیں۔ لیکن ابتک سالانہ رپورٹ پیش نہیں کی۔ آخر یہ جو کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ عوام نے ان سے کس قدر استفادہ حاصل کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کی حالت پر کیا اثر ہوا۔ یہاں پر کروڑوں روپیہ آیا۔ اور خرچ ہو رہا ہے۔ جیسا روزنا اخبارات میں آتا ہے اور ہم روز دیکھتے ہیں کہ فلاں منصوبہ پر کام ہو رہا ہے۔ اور ان منصوبوں پر کام کر کے بلوچستان کے لوگوں کی زندگی کس طریقہ سے بدل چکی ہے۔ اور ان کی زندگی میں کتنا فرق آچکا ہے جو کہ پہلے نہیں تھا۔

مسٹر اسپیکر۔ اب آپ اسے wind up کریں۔ کہ یہ اس لئے admissible ہے۔

مس فضیلہ عالیانی۔ میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ کہ پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اسے violate کیا گیا ہے اور ہمارے وزیر اعلیٰ اور ان کی کابینہ اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہیں۔ انہوں نے آئین کی خلاف ورزی

کی ہے جو کہ سراسر جرم ہے۔ جناب آئین کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور جو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے جیسا کہ جام صاحب اپنے لئے سمجھتے ہیں۔ ویسا ہی فیصلہ کیا جائے میں یہ نہیں کہتی بلکہ یہ پاکستان کا آئین کہتا ہے۔ کہ سالانہ رپورٹ پیش کرنا چاہیئے تھی۔ اور اس پر اس ایوان میں بحث ہونی چاہیئے تھی۔

(شکریہ)

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں بڑے ادب سے اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ ہماری معزز رکن اور بہن کو یہ تحریک استحقاق آئینی طریقوں کے مطابق کسی نے لکھ کر دیا ہے۔ لیکن اس تحریک استحقاق میں انہوں نے کسی قسم کی وضاحت نہیں کی۔ کہ کن کن امور میں آئین کو وائیلیٹ کیا گیا ہے۔

مس فضیلہ عالیانی:۔ جناب والا! میں کہنے والی تھی لیکن جام صاحب نے موقع ہی نہیں دیا۔

وزیر اعلیٰ۔ تقریر کی بات اور ہوتی ہے۔ تقریر تو آپ نے کرلی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس تحریک التوا . . . .

مس فضیلہ عالیانی۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر! یہ تحریک التوا نہیں ہے بلکہ یہ تحریک استحقاق ہے۔

وزیراعلیٰ:۔ ٹھیک ہے تحریک استحقاق ہی ہے لہذا میں عرض کروں گا کہ کسی خاص مسئلہ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کسی خاص مسئلہ کا اظہار نہیں کیا گیا۔

مسٹر اسپیکر:۔ خاص طور پر تو اظہار کیا گیا ہے جام صاحب! کہ حکمت عملی کے اصولوں کی پابندی اور عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش نہیں کی گئی۔

وزیراعلیٰ:۔ میں عرض کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق انہوں نے پیش کی ہے۔ اس تحریک استحقاق میں خاص طور پر کسی مسئلہ کی وضاحت نہیں آئی ہے۔ اور اس میں کسی چیز کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ آئین کن کن باتوں پر . . . .

(مداخلت)

مسٹر اسپیکر:۔ اس میں لکھا ہے کہ آئین کے آرٹیکل ۲۹ کے تحت . . . .

وزیراعلیٰ:۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آئین تو بہت بڑی کتاب ہے۔ کل یہ بھی کہہ سکتی ہیں کہ پورے آئین پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔ اور کل ایک اور تحریک استحقاق بھی آسکتی ہے کہ جناب اس پورے آئین پر عملدرآمد نہیں کیا جارہا ہے۔ میں عرض کروں گا۔ کہ آئین تو بہت بڑی کتاب ہے اس میں بہت سی دفعات ہیں

اور اس میں بہت سی چیزوں کا اندراج ہے۔ میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ یہ واضح نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ واضح نہیں ہے؟ .... (جام صاحب کو مخاطف کرتے ہوئے فرمایا)

وزیر اعلیٰ۔ جی ہاں! ایک تو واضح نہیں ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ حکومت نے آئین کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی میں کہتا ہوں کہ بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ اور اس اسمبلی میں اس سلسلہ میں کسی قسم کا آئینی نقص پیدا نہیں ہوا ہے اور اس سال کے ختم ہونے میں دو ماہ باقی ہیں۔ اس طرح حکومت کے رپورٹ پیش کرنے میں دو ماہ ابھی موجود ہیں۔ لہذا میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ کی ایک دلیل یہ ہے کہ ابھی سال ختم ہونے میں دو ماہ موجود ہیں۔ گورنمنٹ دو ماہ کے اندر رپورٹ پیش کر سکتی ہے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ تحریک استحقاق واضح نہیں ہے۔

مس فضیلہ عالیانی۔ جناب والا! اس کا مطلب یہ ہے کہ جام صاحب نے اپنی نااہلی غلطی یا لاپرواہی کا اعتراف کر لیا ہے۔ وہ اس دو ماہ میں کام مکمل کریں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ آپ تشریف رکھیں آپ کے بولنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ جام صاحب بولے ہیں۔ میں اپنے ذہن کی درستگی وصاف کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ کیونکہ میں اس کے متعلق فیصلہ دوں گا۔ آپ کے دلائل یہ ہیں کہ ابھی دو ماہ باقی ہیں اور اس عرصے میں رپورٹ پیش کی جا سکتی ہے۔ اس لئے یہ قبل از وقت ہے۔ دوسرا یہ کہ واضح نہیں ہے۔ ایسے ہی ہے نا جام صاحب! اور اب آپ کیا چاہتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ۔ ہاں! اب کوئی نقص پیدا نہیں ہوا ہے کہ کسی کارروائی کی ضرورت ہو۔

مس فضیلہ عالیانی۔ ناجائز زمرے میں سب کچھ آتا ہے۔ یہ سب کچھ آئین میں لکھا ہوا ہے۔ یہ میرے الفاظ نہیں ہیں آئین کے الفاظ.......

(مداخلت)

میر صابر علی بلوچ۔ جناب والا! میں یہ عرض کر دوں کہ یہ تحریک استحقاق کسی خاص مسئلہ کے متعلق نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کام کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ حکومت اپنے کاموں کو دیکھتی ہے، اور پھر رپورٹ مرتب کرتی ہے ابھی بہت سے کام ہو رہے ہیں۔ جو اختتام کو نہیں پہنچے، اور اس کے علاوہ کچھ ایسے بھی ہیں جو اختتام کو پہنچنے والے ہیں۔ جب یہ کام تکمیل کو پہنچ جائیں گے تو اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کر

دی جائے گی۔ اور ابھی دو ماہ بھی باقی ہیں ۔

مسٹر اسپیکر:۔ اور جو تین سال گزر گئے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ:۔ بہت سے کام ایسے ہیں جو ہو رہے ہیں ۔

مسٹر اسپیکر:۔ یہ تو ہاؤس کا استحقاق ہے۔ ممبران کا استحقاق ہے۔
آپ گویا اپنے استحقاق کے خلاف بول رہے ہیں ۔
اب اس پر مزید بحث نہیں ہو گی۔ میں اس پہ اپنی رولنگ ۳ نومبر ۱۹۷۵ء بروز سوموار دوں گا ۔
اب ایک اعلان اور ایک رخصت کی درخواست ہے سیکریٹری صاحب پڑھیں۔

اعلان

سیکریٹری (سید محمد اطہر): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۲ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے ۔ ۱۔ میر صابر علی بلوچ ۔

۲- میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۳- مسٹر محمود خان اچکزئی
۴- میر شیر علی خان نوشیروانی

درخواست برائے رخصت

Secretary. Telegrame dated 30th October, 1975 from Mir Ahmad Nawaz Khan Bugti. M.P.A.

"Request leave from House cannot attend because of detention in Karachi."

Mr Speaker. The question is whether the leave of absence be granted.

(The motion was carried)

مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء کا پیش کیا جانا

مسٹر اسپیکر۔ مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں وزیر خزانہ نے پیش کرنی تھی۔ چونکہ وہ نہیں ہیں اس لئے وزیر قانون و پارلیمانی امور پیش کریں۔

Minister for Law and Parliamentary Affairs. (Mian Saifullah Khan Paracha) Sir, I present the Report of Finance Committee for the year 1974—75.

مسٹر اسپیکر۔ مالیاتی کمیٹی کی رپورٹ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء ایوان میں پیش کردی گئی ہے۔

ہنگامی قوانین کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

بلوچستان (سروس ٹربیونلز ایکٹ) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۷۵ء

Chief Minister. I lay on the table the Baluchistan (Service Tribunal Act) (Amendment) Ordinance, 1975 (Ordinance No. II of 1975), promulgated by the Governor of Baluchistan on 24.7.1975.

مسٹر اسپیکر۔ بلوچستان (سروس ٹربیونلز ایکٹ) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۷۵ء (ہنگامی قانون نمبر ۲ مجریہ ۱۹۷۵ء) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔

مسٹر اسپیکر۔ اب ایک اور ہنگامی قانون ہے جسے وزیر قانون و پارلیمانی امور ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۷۵ء

<u>Minister for Law and Parliamentary Affairs.</u> I lay on the table the Baluchistan Assembly Members (Salaries and Allowances) (Amendment) Ordinance, 1975 (Baluchistan Ordinance No. III of 1975) promulgated by the Governor of Baluchistan on 19.9.1975.

<u>مسٹر اسپیکر۔</u> اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کا (ترمیمی) ہنگامی قانون مجریہ ۱۹۷۵ء (بلوچستان ہنگامی قانون نمبر ۳ مجریہ ۱۹۷۵ء) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

بلوچستان (سروس ٹریبونلز ایکٹ) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کا پیش کیا جانا

مسٹر اسپیکر۔ اب وزیر اعلیٰ مسودہ قانون پیش کریں گے۔

Chief Minister. Sir, I introduce the Baluchistan (Service Tribunal Act) (Amendment) Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر۔ مسودہ قانون ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر متعلقہ دوسری تحریک پیش کریں گے۔

Chief Minister. Sir, I move —

that the requirements of Rule 84 of the Provincial Assembly of Baluchistan Rules of Procedure and Conduct of Business, 1974 be dispensed with in respect of the Baluchistan (Service Tribunal Act) (Amendment) Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ

بلوچستان (سروسز ٹربیونلز ایکٹ) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی - جناب والا! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی دفعہ ۸۴ کے تحت طریقہ کار یہ ہے کہ جب بھی کوئی بل اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ تو اس سے پہلے کہ اسمبلی میں اس پر بحث کی جائے اس بل کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جانا چاہیئے۔ جہاں پر کہ متعلقہ وزیر صاحب اور کمیٹی کے ممبران اس بل پر غور کریں۔ اور جو کچھ بھی ترامیم وغیرہ لانا چاہتے ہیں اُن پر غور کرنے کے بعد اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ اور یہ ترامیم کے لئے بل کو بار بار اسمبلی میں پیش کرنا اس چیز کا نتیجہ ہے کہ ہم قاعدہ نمبر ۸۴ پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ اس کے لئے میں نے بارہا اسمبلی میں کہا ہے کہ خدا کے لئے آپ اس قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے پہلے بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کریں۔ اس پر وہاں بحث ہو، اور پھر بعد میں اس کو اسمبلی میں پیش کیا جائے لیکن ہمارے معزز وزراء اس چیز کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس لئے وہ بار بار ترامیم کے لئے بل کو اسمبلی میں لے آتے ہیں بجائے اس کے کہ اسے متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے، آخر اس کمیٹی کے ممبران کو بھی تو اس ایوان نے ہی منتخب کیا ہے تو جب وہ یہ کام نہیں کرے گی تو اسے کس کام کے لئے رکھا گیا ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ حزب اقتدار کے اراکین بل کو کمیٹی کے سپرد کرنے سے گھبراتے کیوں ہیں۔ میں پہلے بھی یہ چیز دیکھتی رہی ہوں کہ جب بھی میں نے اختلاف کیا ہے تو میرا اختلاف برائے اختلاف نہیں رہا۔ بلکہ میری کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ لوگ اپنی اصلاح کر لیں۔ اسی طرح میں آج بھی اس ترمیم کی مخالفت کرتی ہوں، میں نے تو اس پورے بل کی ہی مخالفت کی تھی۔ کیونکہ اس بل کے ذریعے وہ چاہتے ہیں کہ سرکاری ملازمین کی Political victimization ہو، تاکہ ان کے جو اپنے لوگ ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں تو جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتی ہوں اور وزیر صاحب سے التجاء کرتی ہوں کہ اس بل کو پہلے مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے پھر اس معزز ایوان میں بحث

کے لئے لایا جائے

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! میری بہن یہ سمجھتی ہیں۔ کہ جس قانون میں یہ ترمیم پیش کی جا رہی ہے وہ ایک اچھا قانون ہے ۔لیکن ان کو تقریر کرنی تھی اور یہ تنقید برائے تنقید تھی ۔ کیونکہ جہاں تک اس بل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس بل کے ذریعے افسران پر دباؤ ڈالا جاتا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ بلوچستان کی پہلی حکومت ہے ۔ آپ نے نیپ کی بھی حکومت دیکھی ہو گی ۔ اور پچھلی دوسری حکومتیں بھی دیکھی ہوں گی ان حکومتوں کے دور میں ہمیشہ افسران کو وکٹیمائز (victimize) کیا گیا ۔لیکن اس حکومت نے ایسا نہیں کیا ہے ۔ بلکہ اس حکومت نے سرکاری ملازمین کو جو تحفظ دیا ہے ۔ وہ پچھلی کسی حکومت نے نہیں دیا تھا ۔ اور اب ہم چاہتے ہیں کہ ملازمین کو اور زیادہ تحفظ ملے اور اسی لئے یہ چھوٹی سی ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ تاکہ اگر کسی افسر کو کسی بھی شکل میں کسی قسم کا نقصان پہنچے ۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ اس کے حقوق کی پامالی کی گئی ہے تو وہ سروس ٹربیونل سے رجوع کر سکتا ہے ۔ اس لئے میں ان کی مخالفت کرتا ہوں اور ایوان سے گذارش کر دوں گا کہ ایسے اچھے بل کو محض تنقید برائے تنقید کی وجہ سے نقصان نہ پہنچنے دیں ۔

مس فضیلہ عالیانی :- جناب والا ! میں نے یہ کہا تھا کہ پہلے اس بل کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے ۔ پھر یہاں پیش کیا جائے ۔لیکن انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا ۔ اگر جام صاحب سیاسی بحث کرنے کے اتنے ہی خواہشمند ہیں تو ......

وزیر قانون و پارلیمانی امور:- جناب اسپیکر! میری معزز بہن نے جو اعتراض کیا ہے۔ تو شاید وہ اپنا دور بھول گئی ہیں جب کہ نیپ کی حکومت تھی اور مجلس قائمہ کے سپرد کئے جانے کے قواعد بھی موجود تھے لیکن اس وقت بھی ایسے ہی بل ایوان میں پیش کئے جاتے تھے۔ اور پھر یہ چیز ایوان میں پیش ہو رہی ہے کہ اسے قواعد سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ تو یہ ایوان کو اختیار ہے اگر اراکین سمجھیں گے کہ یہ جائز مطالبہ ہے تو اس کی منظوری دے دیں گے اور اگر جائز مطالبہ نہیں ہو گا تو منظوری نہیں دیں گے۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ بلوچستان (سروس ٹریبونل ایکٹ) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- اگلی تحریک۔

Chief Minister:- Sir, I beg to move -

that the Baluchistan (Service Tribunal Act) Amendment) Bill, 1975 be taken into consideration at once.

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے

کہ بلوچستان (سروسز ٹریبونلز ایکٹ) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ اب اس بل کو کلاز وار لیا جائے گا۔

کلاز نمبر ۲

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے

کہ کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۳

مسٹر اسپیکر:۔ کلاز ۳ کے بارے میں آپ سے پوچھوں گا کہ یہ آرڈیننس

۲۴ جولائی ۱۹۷۵ء کو جاری ہوا تھا۔ اس کی مدت تین مہینے ہوتی ہے۔ اور وہ ختم ہو گیا ہے تو اس کلاز کو بل کی کلاز بنایا جائے یا چھوڑ دیا جائے

وزیر اعلیٰ:۔ چھوڑ دیا جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ طے یہ ہوا کہ کلاز ۳ بل کی کلاز نہیں ہو گی۔

تمہید

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے
کہ تمہید ہذا کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے
کہ مختصر عنوان و آغاز نفاذ کو مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز

نفاذ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ اگلی تحریک

Chief Minister:- Sir, I beg to move -

That the Baluchistan (Service Tribunal Act) (Amendment) Bill, 1975 be passed.

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے

کہ بلوچستان (سروس ٹریبونلز ایکٹ) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ مسودہ قانون منظور کیا گیا اب اگلی تحریک پیش کی جائے

اراکین بلوچستان اسمبلی کے مشاہرات و مواجبات (کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء

(مسودہ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۷۵ء)

Minister for Law and Parliamentary Affairs: Sir, I introduce the Baluchistan Assembly Members (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر:- اراکین بلوچستان اسمبلی کے مشاہرات و مواجبات (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ پیش کر دیا گیا۔
اب وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

Minister for law and Parliamentary Affairs:-

Sir, I beg to move -

that the requirements of Rule 84 of the provincial Assembly of Baluchistan Rules of Procedure and Conduct of Business, 1974 be dispensed with in respect of the Baluchistan Assembly Members (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1975.

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے

کہ اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات ومواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

مس فضیلہ عالیانی:۔

جناب والا! میں پھر اس کی مخالفت کرتے ہوئے یہ کہوں گی کہ اس بل کو پہلے کمیٹی کے سپرد کیا جاتا، پھر اس ایوان میں اس پر بحث کی جاتی اور جیساکہ میرے معزز وزیر صاحب نے کہا تھا، تو عرض ہے کہ میں پہلے بھی ہمیشہ اراکین کے استحقاقات کی حمایت کرتی رہی ہوں اور اپنے ساتھیوں پر تنقید کرتی رہی ہوں لیکن وہ تو اب قید میں ہیں، حکومت سے دستبردار ہو چکے ہیں تو کیا آپ بھی یہ چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کی کابینہ بھی نااہلی کی وجہ سے دستبردار ہو جائے۔

وزیر اعلیٰ:۔

مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے کہ ایسا عام فہم بل جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری معزز ممبر صرف اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

مس فضیلہ عالیانی:۔

میں بل کی مخالفت نہیں کر رہی ہوں بلکہ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس کو ایوان میں لانے سے پہلے کمیٹی کے سپرد کیا جاتا

وزیر اعلیٰ:۔

جناب! قانون تو پہلے ہی پاس ہو چکا ہے اس میں ایک معمولی سا ٹیکنیکل نقص ہے جس کو دور کرنے کے لیے یہ بل پیش کیا گیا ہے، اور اس

پر جمہوریت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مگر افسوس کہ جمہوریت کو پائمال کرنے والے ہی جمہوریت کے تحفظ کی باتیں کر رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جمہوریت کی پاسبانی کرنے والے ہیں۔ لیکن ان کے متعلق ملک کی بڑی عدالت بھی فیصلہ کر چکی ہے کہ انہوں نے جمہوریت کو پائمال کیا ہے اور ختم کیا ہے جبکہ یہ جمہوریت کی پاسبانی کی باتیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو کچھ یہ یہاں کہہ رہی ہیں۔ یہ آئین اور بڑی عدالت کے فیصلے کو violate کر رہی ہیں۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بات اس لئے لانا چاہتا ہوں کہ آئین اور جمہوریت کو تحفظ دینے والی چیز اس ملک کی سب سے بڑی عدالت ہے اور عدالت نے واضح طور پر یہ فیصلہ دیا ہے کہ انہوں نے جمہوریت کو پائمال کیا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ آج یہی افراد کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے پاسبان ہیں اور ہم جمہوریت کے نگہبان ہیں۔ انہوں نے بھی ان افراد کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ اور میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر بحیثیت ایک ممبر اسمبلی کے اس فیصلہ پر بات کر رہی ہیں۔

مسٹر اسپیکر:۔ دوسرے معنوں میں اس کا مطلب بقول آپ کے یہ ہوا کہ چونکہ وہ ٹیپ سے متعلق رہی ہیں۔ اس لئے انہیں ہر بات کہنے سے اس اسمبلی میں روک دیا جائے کیونکہ اس طرح سے سپریم کورٹ کے فیصلے کی توہین ہوتی ہے۔

وزیر اعلیٰ :- میرا یہ مطلب نہیں تھا ، میں صرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ قانون میں ایک ٹیکنیکل نقص تھا ، جسے دور کرنے کے لیے یہ بل اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔

مس فضیلہ عالیانی :- جناب ،،،،،،،

مسٹر اسپیکر :- بار بار تقریر نہیں ہو سکتی ۔

مس فضیلہ عالیانی :- جناب میں تقریر کرنا نہیں چاہتی ۔

مسٹر اسپیکر :- یہ تقریر نہیں تو اور کیا ہے ؟

مس فضیلہ عالیانی :- جناب والا ! اگر اس بل کو منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا تو بہتر ہوتا ، اور اس طرح بار بار ترمیم لانے کی ضرورت نہ پڑتی ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مولوی صالح محمد): معزز ممبر بار بار نا اہلی کی بات کر رہی ہیں۔ نا اہل کہنا میرے خیال میں گالی سے بھی بدتر ہے۔

مسٹر اسپیکر: کیا فرمایا مولوی صاحب! گالی سے بھی بدتر ہے؟

وزیر آبپاشی و برقیات: جی ہاں۔

مسٹر اسپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ نا اہل پارلیمانی لفظ ہے، اور میری رولنگ بھی اس سلسلے میں یہی ہے۔

مس فضیلہ عالیانی: اگر آئین کی خلاف ورزی کرنا نا اہلی نہیں کہا جا سکتا، تو پھر یہ لوگ ہی بتا دیں کہ ان کو کیا کہا جائے۔

مسٹر اسپیکر: آپ بار بار بحث نہ کریں۔ اب سوال یہ ہے۔

کہ اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- اب اگلی تحریک پیش کی جائے۔

Minister for law and Parliamentary Affairs:- Sir, I beg to move -

That the Baluchistan Assembly Members (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1975 be taken into consideration at once.

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- اب ہم اس بل کو کلاز وار لیں گے۔

کلاز نمبر ۲

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے
کہ کلاز ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۳

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے
کہ کلاز ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

کلاز نمبر ۴

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے
کہ کلاز ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے
کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان و آغاز نفاذ

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے
کہ مختصر عنوان مسودہ قانون ہذا کا مختصر عنوان و آغاز نفاذ ہوگا
(تحریک منظور کی گئی)
اب اگلی تحریک پیش کی جائے

Minister for law and Parliamentary Affairs:- Sir, I beg to move.

That the Baluchistan Assembly Members (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1975 be passed.

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ اراکین بلوچستان اسمبلی کے (مشاہرات و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۷۵ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:۔ بل منظور ہو گیا۔ چونکہ آج ہمارے پاس کوئی اور بزنس نہیں ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ پیر تک کارروائی ملتوی ہونے سے پہلے وقت کا تعین کر لیں کیونکہ گورنر صاحب نے ساڑھے دس بجے کا وقت مقرر کیا تھا اس لیے ہم نے آج ان کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ آئندہ کے لئے بس آپ پر چھوڑتا ہوں کہ کون سا وقت مناسب رہے گا۔

(آوازیں۔ دس بجے کا وقت ٹھیک ہے)

مسٹر اسپیکر:۔ اب ایوان کی کارروائی ۳ر نومبر بروز دوشنبہ صبح دس بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایوان کی کارروائی گیارہ بج کر پینتیس منٹ پر مورخہ ۳ر نومبر بروز دوشنبہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گئی)